شرم وحیا، کا غلط استعمال
سوشل میڈیا

07-February-2019



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

دُرُود و سلام پڑھنے والوں سے خوش ہونے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے:

اِنَّ اللہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ

یعنی بے شک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں

سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، تو قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، (اور کہتا ہے:) فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (مجمع الزوائد کتاب الادعیة، باب فی الصلاة علی النبی...الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ [1]

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرم وحیا کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلام میں شرم وحیا کو بہُت اَہَمِّیَّت دی گئی ہے۔ حیا

1 ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کی اَہَمِّیَّت کو اُجاگر کرتے ہوئے شرم و حیا کا درس دینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ** یعنی ایمان کے ستّر(70) سے زائد شُعْبے ہیں اور حیا ایمان کا ایک شُعبہ ہے۔(مُسلِم،کتاب الایمان، باب بیان عدد۔۔۔الخ، ص۴۵، حدیث:۳۵)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: صرف ظاہری نیکیاں کرلینا اور زبان سے حیا کا اِقرار کرنا پوری حیا نہیں بلکہ ظاہری اور باطنی اعضاء کو گناہوں سے بچانا حیا ہے۔ چنانچہ سر کو غیرِ خدا کے سجدے سے بچائے، اندرونِ دماغ کو رِیا(دکھلاوے) اور تکبُّر سے بچائے، زبان، آنکھ اور کان کو ناجائز بولنے، دیکھنے، سننے سے بچائے، یہ سر کی حفاظت ہوئی، پیٹ کو حرام کھانوں سے، شرمگاہ کو بدکاری سے، دل کو بُری خواہشوں سے محفوظ رکھے، یہ پیٹ کی حفاظت ہے۔ حق یہ ہے کہ یہ نعمتیں ربِّ(کریم) کی عطا اور جنابِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سخا(نگاہِ کرم) سے نصیب ہو سکتی ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۲/ ۴۴۰ملخصاً)

حیا کیا ہے؟

یاد رہے! حَیا ایک ایسی خوبی ہے جو انسان کو بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ چنانچہ

اللہ پاک کے بندوں کے ظاہر و باطن کو سُتھرا فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: **اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ** یعنی تجھے حیا نہیں تو تُو جو چاہے کر۔(بخاری،کتاب احادیث الانبیاء، باب:۵۶، ۲/ ۴۷۰، حدیث:۳۴۸۴)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یہ فرمان ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے ہے کہ جو چاہے کرو جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ بُرا(بے حیائی والا کام) کروگے تو اس کی سزا پاؤگے۔

کسی بُزُرگ نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی جس کا خُلاصہ ہے: جب گناہ کرتے ہوئے تجھے آسمان و زمین میں سے کسی سے شرم وحیا نہ آئے تو اپنے آپ کو چوپایوں میں شمار کر۔

علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حیا کے بارے میں فرماتے ہیں: **وَھُوَ خُلُقٌ یَّمْنَعُ الشَّخْصَ مِنَ الْفِعْلِ الْقَبِیْحِ بِسَبَبِ الْاِیْمَانِ** یعنی حیا وہ عادت ہے جو ایمان کے سبب آدمی کو بُرے کاموں سے روک دے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ۱/۱۴۰، تحت الحدیث:۵)

حیا کے اَحکام

بخاری شریف کی شرح لکھنے والے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حیا کبھی فرض و واجِب ہوتی ہے جیسے کسی حرام و ناجائز کام سے حَیا کرنا، کبھی مُسْتَحَب جیسے مکروہِ تَنْزِیْہِی سے بچنے میں حیا اور کبھی مُباح (یعنی جائز کام) جیسے کسی مُباحِ شَرْعی (یعنی وہ کام جسے شریعت نے جائز قرار دیا ہو اس) کے کرنے سے حیا۔ (نزہۃ القاری، ۱/۳۴۴)

حیا کا ماحول سے تَعَلُّق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حیا کو عام کرنے میں ماحول اور تربیَت کا بَہُت عمل دَخل ہے۔ حیا کی خوشبو سے معمور ماحول نصیب ہو جانے کی صورت میں حیا کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت دل اور نگاہ کی پاکیزگی چھین کر بے شَرْم بنا دیتی ہے، پھر بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبتَلا ہو جاتا ہے۔ یہ حیا ہی کی نعمت تو تھی جو بُرائیوں اور گناہوں سے روکتی تھی۔ جب حیا ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بَہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں بدنامی کی پروا نہیں ہوتی ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر

گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیت سے گرے ہوئے کام کرنے میں بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔ جبکہ اللہ والے نہ صرف شرم و حیا کے پیکر ہوتے ہیں بلکہ شرم وحیا ان کی نس نس اور رگ رگ میں سمائی ہوتی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں بتانے والے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابی اور تیسرے خلیفہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شرم وحیا کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

فرشتے بھی حیا کرتے ہیں:

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں، ایک روز بے مثال حُسن و جمال والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مکانِ عالیشان میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ران یا پنڈلی مبارَک سے کپڑا ہٹا ہوا تھا۔ اتنے میں امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آئے اور اُنہوں نے حاضِری کی اجازت چاہی۔ امیرُ المؤمنین سیدنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَحَبَّت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو بلایا اور وہ اندر آگئے مگر آسمانوں کی سیر فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ اِس کے بعد حضرت سَیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی آگئے۔ اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر کرم فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو بھی اجازت دے دی اور وہ بھی اندر آگئے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پہلے کی طرح لیٹے رہے یعنی ران یا پنڈلی سے کپڑا ہٹا رہا۔ پھر دائی حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی قسمت چمکانے والے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تیسرے خلیفہ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آگئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو ربِّ کریم سے نعمتیں دلوانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرُست کرلیا۔ اِس کے بعد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اندر آنے کی اجازت

عطا فرمائی۔

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: جب یہ لوگ چلے گئے تو میں نے مظلوموں کی حمایت کرنے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وجہ ہے کہ میرے والدِ محترم امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے تو آپ پہلے کی طرح لیٹے رہے، پھر حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے مگر آپ پہلے کی طرح لیٹے رہے اور حرکت بھی نہیں فرمائی۔ لیکن جب حضرت سیدنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے تو آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرُست کرلیا۔؟ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے اس سُوال کے جواب میں ہم گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں اس شخص سے حَیا نہ کروں جس سے فِرِشتے بھی حَیا کرتے ہیں۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابة، حدیث: ۲۴۰۱، ص ۱۰۰۴)

بیان کردہ حدیثِ پاک میں ران مُبارک سے کپڑا ہٹنے کا ذکر ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ نہیں کہ (ران) بالکل ننگی تھی، یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ران سے قمیض ہٹی ہوئی تھی تہبند شریف اس جگہ پر تھا۔

(مرآۃ المناجیح، ۸/ ۳۹۲)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شرم وحَیا کے بھی کیا کہنے کہ اُمّت کو خوش خبریاں سنانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ سے حیا فرماتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نہایت بہترین خوبیوں والے تھے، یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کئی برائیوں سے دور رہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: میں نے نہ کبھی فُضول اَشعار گُنگنائے اور نہ ہی ان کی تمنا کی، زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں کبھی شراب نہ پی اور جب

سے میں نے نکھرے نکھرے حُسن و جمال والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بیعت کی ہے، تب سے اپنے سیدھے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔(تاریخ ابن عساکر، ۲۲۵/۳۹)

مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شرم وحیا

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے!جب ایک صحابی رسول کی شرم وحیا کا یہ عالم ہے تو خود شرم و حیا فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیا کا عالَم کیا ہو گا، چنانچہ

دلوں کو اطمینان بخشنے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شرم وحَیا کے مُتَعَلِّق مشہور صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا ابُوسعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بہترین خوبیوں والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جیسی کنواری لڑکی اپنے پردے میں شرمیلی ہوتی ہے۔(مشکاۃ،کتاب احوال القیامۃ...الخ، ۳۶۵/۲، حدیث:۵۸۱۳)

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کردہ حدیث کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں: کنواری لڑکی کی جب شادی ہونے والی ہوتی ہے تو اسے گھر کے ایک گوشے میں بٹھادیا جاتا ہے۔ اسے اردو میں مایوں بٹھانا کہا جاتا ہے،اس زمانہ میں لڑکی بہت ہی شرمیلی ہوتی ہے، گھر والوں سے بھی شرم کرتی ہے، کسی سے کُھل کر بات نہیں کرتی، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شرم اس سے بھی زیادہ تھی، حیا انسان کا خاص جوہر ہے جتنا ایمان قوی (یعنی مضبوط ہو گا) اتنی حیا (بھی) زیادہ ہو گی۔

(مرآۃ المناجیح، ۷۳/۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں، بے عِلمی و بے شرمی کے سائے مزید گہرے ہوتے جارہے ہیں۔ دیگر بُرائیوں کے ساتھ ساتھ بے

پر دگی، بے حیائی اور بد نگاہی کی تباہ کاریوں نے ہمارے معاشَرے کو تباہی و بربادی کے کنارے پر لا کھڑا کیا ہے۔

مَعَاذَ اللہ حالات اب اِتنے سنگین ہو چکے ہیں کہ پردہ دار گھرانوں کو پُرانی سوچ والے اور بدلتے وَقْت کے تقاضوں کے مطابق نہ چلنے والے کہہ کر اُن پر طنز کے تیر برسائے جاتے ہیں جبکہ دوسری طرف بے پردَگی وفَحاشی کو فَروغ دینے والوں کو خوب پذیرائی سے نوازا جاتا ہے، پردے کرنے والوں اور والیوں کو مُلّا اور مُلّانی کہہ کر اُن کا مَذاق اُڑایا جاتا ہے، اگر کوئی عاشقِ رسول سر پر عمامہ شریف اور چہرے پر سنتِ مصطفے سجائے کبھی کسی تقریب میں چلا جائے اور بد نگاہی سے بچے تو بے چارے کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے، اُتارو اِس عمامے کو! کوئی بولتا ہے، بس رہنے دو! ہمیں معلوم ہے! تم بَہُت پردہ کرنے والے ہو، اسی طرح باپردہ اسلامی بہن کو یوں طعنہ دیا جاتا ہے کہ دنیا بَہُت تَرَقّی کر چکی ہے اور تم نے کیا یہ پُرانا انداز اپنا رکھا ہے!، دِین میں اِتنی بھی سختی نہیں ہے **"فقط دِل کا پَردہ ہونا چاہئے"** مَعَاذَ اللہ۔

"فَقَط دِل کا پردہ ہونا چاہئے" ایسا کہنا کیسا؟

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سُوال ہوا: **"فقط دل کا پردہ ہونا چاہئے"** اِس کی کیا حقیقت ہے؟ اِرْشاد فرمایا: یہ شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے اور اِس قول میں اُن قُرآنی آیات کا اِنکار ہے جن میں ظاہِری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حکم دیا گیا ہے، مَثَلًا

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی

تفسیرِ صراطُ الجِنَان جلد 8 صَفْحہ نمبر 21 پر اس آیتِ مبارَکہ کے تحت لکھا ہے: یعنی جس طرح پہلی جاہلیت کی عورتیں بے پردہ رہا کرتی تھیں اس طرح تم بے پردگی کا مظاہرہ نہ کرو۔ اگلی اور پچھلی جاہلیت کے زمانے سے مُتَعَلِّق مُفَسِّرِین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اِتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور مَحاسن (یعنی حُسن وجمال) کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈَھکیں اور پچھلی جاہلیت سے آخری زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال (کام) پہلوں کی مثل (انہی کی طرح) ہو جائیں گے۔ (خازن، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۳/۴۹۹، جلالین، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ص ۳۵۴، ملتقطاً)

(یاد رکھئے!) جو جسم کے پردے کا مُطْلَقاً انکار کرے اور کہے: **"صِرْف دل کا پردہ ہونا چاہیے"** اُس کا اِیمان جاتا رہا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطِن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہِر کیسا ہی ہو مَحض باطِل ہے۔ حدیث میں فرمایا: "اُس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہِر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۶۰۵) (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۹۳ تا ۱۹۵ ملتقطاً ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! عُموماً زندگی میں انسان کو تین حالتوں سے گزرنا پڑتا ہے: (1) بچپن (2) جوانی اور (3) بڑھاپا۔ بچپن میں انسانی طبیعت کھیل کُود کی جانب مائل ہوتی ہے، بڑھاپے میں اعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں، بیماریاں گھیر لیتی ہیں، گناہ کی جانب رغبت کم اور عبادت کی طرف رغبت زیادہ ہو جاتی ہے، جبکہ جوانی زندگی کا وہ اَہَم دَور ہے کہ جس میں انسانی طبیعت پر نفسانی خواہشات کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے، چونکہ زندگی کے اس حصّے میں جسم کے اعضاء سلامت و تندرست ہوتے ہیں، لہٰذا

ہماری نوجوان نسل اپنے زندگی کے حقیقی مقصد کو بھول جاتی اور زندگی کے قیمتی لمحات کو رضائے الٰہی والے کاموں میں گزارنے کے بجائے بے حیائی کے کاموں میں برباد کرڈالتی ہے۔لہٰذا بالخصوص نوجوان نسل کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو بے حیائی کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی سیرت کو اپنائیں کہ ان حضرات نے کس خوب صورت انداز میں جوانی کے قیمتی لمحات کو گزارا، بھری جوانی میں بھی حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا اور اس کے بدلے میں اللہ پاک کی بارگاہ سے اِنعام و اِکرام کے حق دار قرار پائے۔ آیئے! ایسے ہی ایک باحیا نوجوان کی ایمان افروز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول چن کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

بے شک مجھے دو(2) جنّتیں عطا کی گئیں

امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے زمانۂ مبارک میں ایک نوجوان بہت پرہیز گار اور عبادت کرنے والا تھا۔ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے ۔وہ نوجوان نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا ۔ راستے میں ایک خوبصورت عورت اسے اپنی طرف بُلاتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے گزر جاتا۔ آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے وسوسے اور اس عورت کی دعوت پر بُرائی کے ارادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ پاک کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آگیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَۚ(۲۰۱)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک پرہیز گاروں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں

(پ ۹، الاعراف ۲۰۱) پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

اس آیتِ مُبارکہ کے یاد آتے ہی اس کے دل میں اللہ پاک کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر ِگر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اسے اُٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے بے ہوش ہونے کا سبب پوچھا تو نوجوان نے پورا واقعہ بیان کیا، اس دوران جب بیان کردہ آیتِ پاک کا ذکر کیا تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ پاک کا شدید خوف غالب ہوا، اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اس کا دَم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غُسل اور کفن دَفن کا اِنتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس سے فرمایا: ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی، ہم بھی جنازے میں شریک ہو جاتے؟ اس نے عرض کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مُناسب معلوم نہ ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ وہاں پہنچ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پارہ 27، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن کی آیت نمبر 46 کی تلاوت کی:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ (پ ۲۷، الرحمن ۴۶)

تو قبر میں سے اس نوجوان نے بلند آواز کے ساتھ پُکار کر کہا: اے مومنوں کے امیر! بے شک میرے رَبّ کریم نے مجھے دو جنّتیں عطا فرمائی ہیں۔ (شرح الصدور، ص ۲۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! آپ نے سُنا کہ اللہ والوں کا عالَمِ جوانی میں بھی عبادات بجالانے اور

بے حَیائی سے بچنے کا کس قدر پختہ مَدَنی ذِہن بنا ہوا تھا کہ جوانی میں بھی اکثر اوقات عبادتِ الٰہی اور والدین کی خدمت میں گزرتے تھے، یہ حضرات شیطانی چالوں سے ہر دَم ہوشیار رہتے تھے، اسی وجہ سے گُناہ پر قُدرت کے باوُجود بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتے اور اپنا پاک دامن بے حیائی والے کاموں سے داغدار ہونے سے بچایا کرتے تھے۔ یاد رکھئے! شیطان مسلمان کا کھلا دشمن ہے، اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو نیک لوگوں کے راستے سے ہٹا کر بُرائیوں کے راستے پر لگا دے تاکہ معاشرے سے حیا کا وجود مٹ جائے اور بے شرمی و بے حیائی زیادہ سے زیادہ عام ہوتی چلی جائے۔ لہٰذا ہر عقلمند کو چاہئے کہ وہ اللہ والوں کے دامنِ کرم کو مضبوطی سے تھامے رکھے، شیطانِ لعین کے خلاف جنگ جاری رکھے، ہرگز ہرگز شیطان کے بہکاوے میں نہ آئے اور شیطان مردود کی چالوں سے بچنے کے لئے ایسے عاشقانِ رسول کے ساتھ وَقْت گزارنے کی کوشش کرے جو اسے نفس و شیطان کی چالوں سے باخبر کرتے رہیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی دورہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صحبت میں آجائیے، ان کے ساتھ اپنا وقت گزاریئے اور ان کے ساتھ مِل جُل کر آپ بھی ان 12 مَدَنی کاموں کو مزید عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی دورہ" بھی ہے۔ "مَدَنی دورے" میں گھر گھر، دکان دکان جاکر نیکی کی **دعوت** دی جاتی ہے، ذیلی حلقوں میں ہفتہ وار مَدَنی دورہ کرنے کے ساتھ ساتھ مَدَنی قافلے کے جدول کے مطابق روزانہ "مَدَنی دورے" کی ترکیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس مَدَنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً "مَدَنی دورے" کی بَرَکت سے علاقے میں خوب مَدَنی کام پھیلتا ہے، "مَدَنی دورے" کی

بَرَکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مَدَنی ماحول کے قریب آتے ہیں، "مَدَنی دورے" کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔ "مَدَنی دورے" کی بَرَکت سے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی دعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ "مَدَنی دورے" کی بَرَکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا نہایت ہی عظیمُ الشّان کام ہے، چُنانچہ

حدیثِ پاک میں ہے: نیکی کا حکم فرمانے والے، بُرائیوں سے منع فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِه وَسَلَّم سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبِّ کریم سے زیادہ ڈرنے والا، رشتے داروں سے اچھا سُلوک زیادہ کرنے والا، بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا۔ (شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰)۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار اِس مَدَنی کام "مَدَنی دورہ" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "مَدَنی دورہ" کا مطالعہ کیجئے، تمام دعوتِ اسلامی اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب بھی کیا جاسکتا ہے اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی بَرَکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم** ☆نیکی کی دعوت دینے کے **13 فضائل و فوائد** ☆نیکی کی دعوت سے پہلے کی **دعا** ☆**مَدَنی دورے** کے مَدَنی پھول ☆**مَدَنی دورے** کا طریقہ ☆مَدَنی دورے کے **آداب** ☆مَدَنی دورے سے مُتَعَلِّق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مَدَنی مشوروں کے مُنْتَخَب مَدَنی پھول وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب "مَدَنی دورے" کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا مَدَنی قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کافی عرصے سے مسجد بند ہو، انہوں نے مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد مَدَنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان (Play Ground) میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰه! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ان کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئے، مسجد میں آکر ان کے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، ان کی انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نِیّت کرلی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بُزرگ رو کر کہنے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰه! آج عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے اور مَدَنی دورے کی بَرَکت سے یہ مسجد آباد ہو گئی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معاشرے کے بگاڑ اور سُدھار میں عورت کا ایک بہت بڑا کردار ہوتا ہے، مَثَلاً اگر عَورت نیک، پرہیز گار اور حیا کرنے والی ہو گی تو یہی خوبیاں اس کی نسلوں میں بھی مُنْتَقِل ہوں گی لہٰذا عورَتوں کو چاہیے کہ وہ ناجائز فیشن اپنانے، بلاضرورت شاپنگ سینٹرز، بازاروں، مخلوط تفریح گاہوں، مخلوط تعلیمی اداروں اور بے حیائی کے مقامات کی زینت بننے کے بجائے اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُنَّ اَجْمَعِیْن، اور ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شہزادیوں رَضِیَ اللهُ عَنْهُنَّ کی پاکیزہ سیرت و کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے چادر اور چار دیواری میں رہنے کو اپنی عادت میں شامل کریں، کیونکہ یہ وہ مقدّس ہستیاں ہیں جن میں حیا کا مادہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خُصوصاً مکے شریف کو اپنے مبارک وُجود سے شرف بخشنے والے نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی

لاڈلی شہزادی خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی حیا کا عالَم تو اِنتہائی قابلِ دید اور لائق تقلید ہے۔ آیئے! شہزادیِ کونین سیدہ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی بے مثال شرم و حیا پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

بے مثال ہستی کا بے مثال پردہ

کائنات کو اپنے نُور سے چمکانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہِری کے بعد حضرت سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر غمِ مصطفٰے کا اِس قَدَر غَلَبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے لَبوں کی مسکراہٹ ہی خَتْم ہوگئی! اپنے وِصالِ ظاہری سے پہلے صِرْف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سیِّدَتُنا خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو یہ تشویش تھی کہ میں نے عُمر بھر تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا، اب کہیں بعدِ وفات میری کَفَن میں لپٹی لاش پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیْس رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے کہا: میں نے حَبَشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو دِکھایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بَہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یِہی ایک مسکراہٹ تھی جو فضل واحسان فرمانے والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہِری کے بعد دیکھی گئی۔

(جذب القلوب الٰی دیار المحبوب، ص۱۵۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ وصالِ مُصْطَفٰے کے بعد حضرت سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر عمر بھر غمِ مُصْطَفٰے کا غَلَبہ رہا، مگر اس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے آخری سانس تک حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو صرف یہی فکر لگی رہی کہ کہیں

مرنے کے بعد میرے کفن پر کسی غیر مرد کی نظر نہ پڑ جائے۔

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی!

اسی طرح صحابیہ رسول حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا واقعہ ہے کہ ایک جنگ میں ان کا بیٹا شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا ان کے بارے میں **معلومات حاصل** کرنے کیلئے چہرے پر نِقاب ڈالے پردے کی حالت میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔** (ابو داود، ۳/ ۹، حدیث: ۲۴۸۸)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! آپ نے سُنا کہ بیٹا شہید ہو جانے کے باوُجود سیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے **"پردہ"** بر قرار رکھا۔ مگر افسوس! اب ہر جگہ بے پردگی اور بے حیائی نے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ یاد رکھئے! شیطان یہی چاہتا ہے کہ کسی طرح عورت کو بے پردہ کر کے شرم و حیا کو ختم کر دیا جائے اور مردوں کو بد نگاہی کی آفت میں ڈال کر انہیں بھی اللہ پاک کی ناراضی اور جہنم کے عذاب کا حق دار بنا دیا جائے، جبھی تو شیطان اور اس کے پیروکاروں نے یہ نَعرہ بُلَند کیا کہ **"مرد و عورت شانہ بشانہ چلیں"**۔ ہماری خواتین یہ سمجھنے لگیں کہ اس جُملے کے ذریعے معاشرے میں ہمیں عِزت و قار دیا جارہا ہے، حالانکہ اس جُملے کا مَقصَد اس عورت کو بے وُقُوف بنا کر اس کے حُسن و جمال کو اپنے مالی فَائدے حاصل کرنے کا ذَرِیعہ بنانا ہے، بلکہ اب تو **مَعَاذَ اللہ** نوجوان عورتوں سے ہاتھ مِلانے (Handshake) تک کو بُرا مَحْسُوس نہیں کیا جاتا۔

یاد رکھئے! کسی غیر عَورت سے ہاتھ مِلانا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور حدیثِ

پاک میں اس کی سخت مَذَمَّت بیان کی گئی ہے، چنانچہ

لوہے کی کیل

حضرت سَیِّدُنا مَعْقِل بن یَسَار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی کیل ٹھوک دی جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔(معجم کبیر، ۲۱۱/۲۰، حدیث:۴۸۶) ایک روایت میں تو یہاں تک مروی ہے کہ جس نے کسی غیر عورت سے ہاتھ مِلایا تو وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہو گا۔(قرۃ العیون، الباب الثالث فی عقوبۃ الزنا، ص ۳۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سوشل میڈیا کی مثال ایک چُھری کی طرح ہے، جس کا صحیح اور غلط دونوں ہی استعمال ہیں، مگر افسوس! ہمارے معاشرے میں سوشل میڈیا کا غلط استعمال زیادہ ہے، سوشل میڈیا پر موجود فحش مضامین اور کہانیاں، گندی تصویریں اور نفسانی خواہشات کو بھڑکانے والی بیہودہ ویڈیوز نے نوجوان نسل کے اَخلاق و کردار اور عادات کو تباہ و برباد کر دیا ہے، ساری ساری رات سوشل میڈیا پر بڑی بے دردی کے ساتھ اپنا پیسہ اور قیمتی وقت ضائع کرنا، جھوٹ بولنا، لوگوں کو دھوکہ دینا، بلیک میل کرنا، جیسی برائیاں ہمارے معاشرے کے نوجوانوں میں بڑی تیزی سے عام ہوتی جا رہی ہیں، پہلے تو سوشل میڈیا کا استعمال محدود تھا مگر جب سے یہ سہولت موبائل پر موجود ہوئی تو چھوٹی عمر کے بچے بھی اس بیماری کا

شکار ہو کر اپنا مستقبل ضائع کر رہے ہیں، اس بیماری میں مُبْتَلا نوجوان تعلیم سے محروم ہو کر معاشرے میں کوئی اہم مقام پانے کے بجائے اَخلاق و تمیز کھو کر معاشرے میں ذلیل و خوار ہوتے نظر آرہے ہیں۔ آیئے! **سوشل میڈیا** کے چند نقصانات کے بارے میں سنتے ہیں:

سوشل میڈیا کی تباہ کاریاں

(1) مذہبی (روحانی) نقصان:

اکتوبر 2017 کے "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کے صفحہ نمبر 33 پر لکھا ہے: سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں کا گناہوں خصوصاً بد نگاہی سے بچنا بہت مشکل ہے، چونکہ سوشل میڈیا پر بد مذہب اور بے دین لوگ بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں، اس لئے بعض اوقات ایک عام مسلمان کا ان کے بہکاوے میں آکر گمراہ یا بے دین ہونے کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔

(2) جسمانی نقصان:

سوشل میڈیا اکاؤنٹس یا تو موبائل پر استعمال کئے جاتے ہیں یا کمپیوٹر پر اور دونوں کا خصوصاً نظر پر نیز استعمال کا انداز درست نہ ہونے کی وجہ سے جسم کے پٹھوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

(3) تعلیمی نقصان:

تعلیم خواہ دینی ہو یا دنیاوی، اس میں کامیابی کے لئے وَقْت کا درست استعمال بہت ضروری ہے اور سوشل میڈیا سے زیادہ وقت ضائع کروانے والی شاید ہی کوئی چیز ہو۔ آگے چل کر شاید اُمّت کو مُسْتَنَد عُلَما، اچھے ڈاکٹرز، انجینئرز نہ مل سکیں (کیونکہ سوشل میڈیا استعمال کرنے کی وجہ سے طلبہ کا زیادہ وقت تو ضائع ہو جاتا ہے۔)

(4) سماجی نقصان:

اگرچہ سوشل میڈیا کی بدولت ایک جگہ بیٹھ کر پوری دنیا میں کہیں بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے مگر اپنوں سے دوریاں بڑھ گئی ہیں، والد، والدہ اور بیٹا اپنے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر مصروف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو وَقْت نہیں دے پاتے۔

(5) معاشی نقصان:

بار بار پیکج وغیرہ کی مد میں بہت سے پیسے برباد ہوتے ہیں۔ یہی وقت اور پیسہ درست استعمال کر کے معاشی طور پر خود کو بہت مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے وقت کی قدر نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم (ماہنامہ فیضان مدینہ، اکتوبر 2017، ص ۳۳)

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ سوشل میڈیا کی کیسی کیسی تباہ کاریاں ہیں اور اس کے سبب معاشرے میں کیسی کیسی خرابیاں سر اُٹھا رہی ہیں۔ لہٰذا عقلمندی اسی میں ہے کہ کام کاج سے فراغت کے بعد سوشل میڈیا پر وَقْت ضائع کرنے کے بجائے اپنے گھر والوں کو وَقْت دیا جائے، عبادت و ریاضت، ذکر و دُرود، فکرِ آخرت، والدَین کی فرمانبرداری، اولاد کی مَدَنی تربیت، مَدَنی کاموں میں مصروفیت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی کتابوں کا مُطالَعہ کرنے میں وَقْت گزارا جائے۔ ہاں! جن کے لئے واقعی سوشل میڈیا کا استعمال ضروری ہو مثلاً تنظیمی ذمہ داران اسی طرح اہلِ عِلْم حضرات وغیرہ تو اب انہیں سوشل میڈیا استعمال کرنے میں حرج نہیں۔ مگر یاد رہے! اس میں بھی یہی احتیاط لازم ہے جتنی ضرورت ہو صرف اتنا ہی استعمال کیا جائے، کہیں ایسا نہ ہو شیطان اس کو بنیاد بنا کر غیر ضروری یا غلط استعمال کی طرف لے جائے۔

اب سُوال یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران سوشل میڈیا کے ذریعے کس طرح فائدے حاصل کر سکتے ہیں اور کس طرح اس کی مدد سے دین کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ تو آیئے! سوشل میڈیا

کے چند اہم فائدوں کے بارے میں سنتے ہیں کہ یہ دین کے کاموں میں کس طرح مدد گار ثابت ہوتا ہے، چنانچہ

سوشل میڈیا کے ذریعے دین کی خدمت

(1)نیکی کی دعوت کا ذریعہ:

نومبر 2017 کے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے صفحہ نمبر52پر لکھا ہے:سوشل میڈیا کا مُثْبَت (درست)استعمال بہت ساری نیکیاں کمانے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ایک وقت میں بہت سارے لوگوں کو انتہائی کم وَقْت میں نیکی کی دعوت پیش کی جاسکتی ہے اور مختلف مقامات پر موجود مختلف لوگوں میں ایک ہی وَقْت میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(2)دینی کاموں کے لئے مشاوَرت:

سوشل میڈیا کا ایک اچھا استعمال یہ بھی ہے کہ دینی کاموں کو بہتر بنانے کے لئے الگ الگ جگہ پر موجود ہونے کے باوجود آپس میں آسانی سے (مَدَنی)مشورہ کیا جاسکتا ہے۔

(3)اسلام کا تحفظ:

سوشل میڈیا کے ذریعے دینِ اسلام کے خلاف ہونے والی مختلف سازشوں کو ختم کرنے اور اس حوالے سے عام کی جانے والی غلط فہمیوں کو فوراً ختم کیا جاسکتا ہے۔

(4)باہمی رابطے میں آسانی:

آپس کے رابطے اور پیغام پہنچانے میں سوشل میڈیا نے بہت آسانی پیدا کر دی ہے۔سوشل میڈیا کے ذریعے چند سیکنڈز میں دنیا کے کسی بھی مقام پر اپنا پیغام پہنچایا جاسکتا ہے۔(ماہنامہ فیضان مدینہ،نومبر 2017 ،ص ۵۲ ملخصاً)

(5) سنتوں بھرے بیانات

سوشل میڈیا کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر مبلغین کے سُنَّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی گلدستے دیکھے اور سُنے جاتے ہیں۔

(6) علم و حکمت سے بھرپور سلسلے

سوشل میڈیا کے ذریعے مَدَنی چینل کے ایمان افروز معلوماتی اور روحانی سلسلوں کے شارٹ کلپس اسی طرح مَدَنی چینل کے براہ راست سلسلے بھی دیکھے سُنے جاسکتے ہیں۔

(7) دعوتِ اسلامی کی اپ ڈیٹس

سوشل میڈیا کے ذریعے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی اپ ڈیٹس سے باخبر رہا جاسکتا ہے۔

(8) مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتب ورسائل کا مطالعہ

سوشل میڈیا کے ذریعے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سینکڑوں کتب ورسائل کا بھی آسانی سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلِس مکتبۃُ المدینہ

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 105 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصرُوف ہے، جن میں سے ایک شعبہ "مجلِس مکتبۃُ المدینہ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بَیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے

ہیں، وہیں سَرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کے مَدَنی پُھول کھلا رہی ہیں۔ مکتبۃُ المدینہ کے اب تک کم و بیش 45 **ذیلی شعبہ جات** قائم ہو چکے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فیضانِ امیرِ اہلسنّت کی بَرَکت سے **"مَکتبۃُ الْمدینہ اَلْعَرَبِیّہ"** بھی قائم ہو چکا ہے، جہاں سے بہت ہی مناسب قِیمت میں **عَرَبی کتابیں** حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ اللہ کریم مکتبۃ المدینہ کو شاد و آباد رکھے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ☆فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، ص ۱۱۶۱، حدیث ۲۰۹۶) ☆جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تا کہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ☆پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر الٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ ☆فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہئے تا کہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری، ۴/۶۵، حدیث: ۵۸۵۵)

اعلان:

جوتے پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے

تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ

1 … افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(3)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 7 فروری 2019ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

جوتے پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆نُزْھَۃُ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے کہ پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔☆مسجد کے داخلے کے وَقْت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جایئے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری،۵/۵۳۰)☆مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے☆کسی نے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا سے کہا: ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے، انہوں نے فرمایا: ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مردانی (مَردوں جیسی صورت بنانے والی) عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداود،۴/۸۴ حدیث:۴۰۹۹)☆صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ (مَردوں کی طرح کا) جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا فَرْق ہو ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضْع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے

ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (نقل) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۶۵) ☆جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ☆ (محتاجی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اُلٹے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا۔ "دولتِ بے زوال" کتاب میں لکھا ہے: اگر رات بھر جوتا اوندھا (اُلٹا) پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سُنّی بہشتی زیور، حصہ: ۵ ص ۶۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆فتنۂ شہوت سے بچنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق **"فتنۂ شہوت سے بچنے کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النِّسَاءِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(اعتلال القلوب للخرائطی، ص ۱۰۳، حدیث: ۲۰۰)

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں عورَتوں کے فتنے اور قَبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(فیضان دعا، ص ۲۸۵)

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، الحدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور

دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4)اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8)جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ کہا؟ (9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد،

اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22) دو پر انفرادی کوشش کی؟(23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28) غصے کا علاج کیا؟(29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35) صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43) یکساں تعلقات رکھے؟(44) نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟(47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50) سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

﴿﴾ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ﴿﴾ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ﴿﴾ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ﴿﴾ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52) بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53) مریض کی عیادت کی؟(54) مدنی دورے میں شرکت کی؟(55) جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56) مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58) پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے ۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد